ریاض القدس

مؤلفه:

آقائی صدرالدین قزوینی

ولی العصر ٹرسٹ

ریاض القدس

جلد اول

مفتاح الجنۃ — از آقائے مقدس زنجانی — بارچار کے اعداد پر مجالس کا مجموعہ ۱۲۵/	عالم عجیب ارواح — از آقائے حسن ابطحی — ۱۲۵/	ملاقات بہ امام زمانؑ ۲ جلدیں ۲۲۵/ — از آقائے سید حسن ابطحی	پرواز روح — از آقائے سید حسن ابطحی — ۷۵/
انوار خمسہ — پانچ، پانچ کے عدد پر مجالس کا مجموعہ ۱۷۵/	زندگانی حضرت فاطمۃ الزہراؑ — از آیت اللہ دستغیب ۱۳۵/	زندگانی حضرت زینب سلام اللہ علیہا — از آیت اللہ دستغیب ۶۵/	علی فی القرآن — از سید صادق حسینی شیرازی — ۲۰۰/
سید الشہداء — از آیت اللہ دستغیب — ۷۵	الدمعۃ الساکبہ اول — (فضائل و مصائب) — از آقائے محمد باقر دہدشتی	الدمعۃ الساکبہ دوم — (فضائل و مصائب) — از آقائے محمد باقر دہدشتی	معالی السبطین اول — (فضائل و مصائب) — از آقائے محمد مہدی مازندرانی
مہدی موعود امام زمانہؑ ۵۰/ — از آیت اللہ دستغیب	ریاض القدس اول — (فضائل) — از آقائے صدرالدین قزوینی	ریاض القدس دوم — (مصائب) — از آقائے صدرالدین قزوینی	معالی السبطین دوم — (فضائل و مصائب) — از آقائے محمد مہدی مازندرانی
تہذیب الاسلام — ترجمہ حلیۃ المتقین — آفسٹ ۲۰۰/، عام کاغذ ۱۵۰/	تحفۃ العوام — مقبول جدید — از مولانا منظور حسین نقوی ۱۶۵/	تحفہ نماز جعفریہ — جدید — از مولانا زوار حسین ہمدانی فاضل عراق ۸۰/	جزیرۂ خضرا — از آقائے ناجی النجار — مکمنہ حالات مثلث برمودا ۱۱۰/
تعقیبات نماز پنجگانہ — مولفہ آغا نثار احمد مرحوم بانی ادارہ افتخار بکڈپو ۵۰/	وظائف مقبول — رنگین عکسی — مع اوراد مقبول ۵۵/	حضرت علی علیہ السلام کی جنگیں ۵۰/ — از سید مہدی شمس الدین	تسبیح زہرہ سلام اللہ علیہا کی فضیلتیں ۲۵/ — از علی رضا رجائی تہرانی

امامیہ جنتری و دیگر کتب ملنے کا پتہ } افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

ریاض القدس

جلد اوّل

مؤلف

آقائی صدرالدین واعظ القزوینی

مترجم

مولانا سید ظل حسنین زیدی سرسوی مرحوم

پیش کش

سید محمد شبیر عباس بخاری مرحوم

ناشر

ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ

انتساب

میں اپنی اس محنت کو اس اُمّ السّادات کے نام سے منسوب کرتا ہوں جن کے تسبیح گزار ہاتھ چکی پیستے پیستے رنگین ہو جاتے تھے اور جس کی خاموش آہوں سے آج بھی عرشِ الٰہی لرز لرز جاتا ہے۔
مجھے امید ہے کہ رسول اعظم کی اکلوتی بیٹی میری اس پیشکش کو دامنِ قبولیت میں جگہ عنایت فرمائیں گے۔

نام کتاب ـــــ ریاض القدس جلد اوّل
طابع ـــــ سیّد محمد شبیر عبّاس بخاری
سال طبع ـــــ جون ۱۹۸۹ء
بار اوّل ـــــ ایک ہزار
بار دوم ـــــ جون ۱۹۹۲ء
ناشر ـــــ ولی العصر ٹرسٹ رتہ متہ ضلع جھنگ
مطبع ـــــ ٹیک پرنٹرز لاہور
بار سوم ـــــ جون ۱۹۹۷ء
تعداد ـــــ ۲۵۰

ـــــ اسٹاکسٹ ـــــ

۱۔ ۹ع شیر شاہ بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور
۲۔ افتخار بک ڈپو۔ اسلام پورہ۔ لاہور
۳۔ مکتبہ ولی العصر۔ ایچ بلاک۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

منزل عذیب الہجانات میں ملا تھا۔ جس میں اس نے لکھا تھا کہ اے حر تو کس لیے حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھ خوش سلوکی سے پیش آیا ہے۔ ابن زیاد نے اس کو ملامت بھی کی تھی اس کی سختی کا یہ نتیجہ نکلا کہ امام حسینؑ صحرا بیابان میں چلتے چلتے کربلا کی سرزمین پہ پہنچ گئے۔ محرم کی دوسری تاریخ تھی کہ آپ نے کربلا کو اپنی آخری منزل بنایا۔ اور جیسا کہ ذکر کیا جا چکا آپ نے اولاً اس زمین کے نام دریافت کیے اور کربلا کا نام سن کر گھوڑے سے اترے اور خیام نصب کرنے کا اصحاب کو حکم دیا۔ چنانچہ خیام فرات کے کنارے نصب ہوئے

خبر شہادت امام حسینؑ سن کر زینبؑ خاتون کا بیقرار ہونا

• مرحوم السیّد کتاب لہوف میں فرماتے ہیں کہ حضرت زینبؑ نے دیکھا کہ حسین خاک پر بیٹھے ہیں اس وقت آپ نے اپنے بھائی حسینؑ کی باتیں سنیں تو پریشان ہوا اور فرمایا فقالت یا اخی ھذا الکلام من ایقن بالقتل اے بھائی میں تمہاری باتوں سے یہ سمجھ رہی ہوں کہ تم قتل ہو گئے۔ امام حسینؑ نے فرمایا اے بہن ایسا ہی ہوگا ے

وہ چارہ جز کشتہ شدن ندارم ... در ہمیں خاک شوم کشتۂ شمشیر جفا

ایک آہ سرد بھری اور کہا واحسرتا حسینؑ اپنے قتل کی خبر دے رہے ہیں کاش آج میری فاطمہؑ زندہ ہوتیں۔ کاش آج میرے بابا اور بھائی حسن زندہ ہوتے کاش میرے نانا زندہ ہوتے۔ تو مجھے یہ روز یہ دیکھنا نصیب نہ ہوتا۔ جب اہلحرم نے یہ سنا تو شور و گریہ بلند ہوا۔ ام کلثوم بخش کر گئیں جب ہوش آیا تو کہنے لگی ہائے

اتنی جلدی حسینؑ قتل ہو جائیں گے۔ زینب خاتون اس قدر روئیں کہ روتے روتے غش آ گیا امام حسینؑ بہن کی بالیں پر تشریف لائے اور فرمایا اے بہن زینب تم تو صابرہ کی بیٹی ہو۔ زینبؑ ہوش میں آئیں تو پھر آہ و زاری زینب خاتون نے اپنا گریبان چاک کیا۔ روتی تھیں پیٹتی تھیں ایک وہ وقت آیا کہ زینب نے کس نے دیکھا کہ شمر ولدالحرام نے پس گردن سے سر مبارک جدا کیا۔ لیکن زینبؑ کیا کرتیں میرا خیال ہے کہ نجف کو رخ کر کے فریادی ہوگی۔

روضۃ الشہداء میں ہے کہ حضرت امام حسینؑ نے شہربانو کو سامنے بلایا۔ اور فرمایا کہ اے بانوئے حزیں میری تجھ سے یہ وصیت ہے کہ جب تو مجھے گھوڑے سے زمین پر دیکھے اور شمر میرا سر جدا کرنے آئے اس وقت اے بانو تو اپنا سر برہنہ نہ کرنا چادر سر سے نہ اتارنا اس وقت تمام اہلحرم نے یہ گریہ و زاری کہا اے فرزند خاتم النبیین آپ ہمیں اپنی شہادت کی خبر دے رہے ہیں واہ حسیناہ واہ محمداہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ مولف کتاب مرحوم صدرالدین فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ روز ورود کا ہے یعنی یہ دوسری محرم کا واقعہ ہے لیکن مرحوم السیّد اور شیخ فخرالدین نے اس کو شب عاشوراء محرم کا واقعہ بتلایا ہے۔ اس میں یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ واقعہ دو مرتبہ رونما ہوا ہے۔

علامہ مجلسیؒ نے مناقب میں تحریر فرمایا ہے کہ جب حضرت امام حسینؑ وارد زمین کربلا ہوئے ہیں آپ نے ایک نامہ سلیمان بن صرد خزاعی کے نام ارسال کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ اے سلیمان تم نے مجھے خطوط ارسال کیے اور مجھ سے گزارش کی کہ میں کوفہ پہنچوں۔ اب صورت یہ ہے کہ میں مدینہ سے یہاں پہنچ گیا ہوں اور اعداء دین نرغہ کیے ہوئے ہیں۔ دشمنوں میں گرفتار ہوں اگر تم اپنے عہد کو پورا کرو اور